Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ ÷ ۲۹ نبوت ۱۳۵۴ہش ÷ ۲۹ نومبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۷۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے، الحمد للہ

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت ڈالے اور ہر آن اپنی تائید و نصرت سے نوازے آمین

ربوہ ۲۸ نبوت۔ آج بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ میں حضور نے پہلے تو اپنی ناسازیٔ طبع کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ملک میں انفلوئنزا کی جو وبا پھیلی ہوئی ہے اس کا اثر ان احبابِ جماعت کے ساتھ جو ان دنوں بکثرت حضور سے ملاقات کی غرض سے مختلف اطراف و جوانب سے آرہے ہیں یہاں بھی پہنچ گیا اور اسی کے زیرِ اثر حضور کی طبیعت بھی علیل ہوگئی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاصا افاقہ ہے گو پوری طرح آرام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو بھی اور باقی مریضوں کو بھی شفا عطا فرمائے۔ آمین

اس کے بعد حضور نے بتایا کہ قرآن مجید پر غور کرنے سے اور اس کے ساتھ ہی دعائیں اور استغفار کرنے سے دو حقیقتیں ہمیں معلوم ہوتی ہیں اوّل یہ کہ اسلام کی متاعِ عظیم صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے دربار سے ہی مل سکتی ہے دنیوی منڈیوں میں اس کی تلاش بے سود ہے اور اسلام کی حقیقت پر قائم رہنا بھی محض خدا کے فضل پر ہی منحصر ہے۔ دوسری حقیقت یہ ہے کہ متاعِ اسلام کو حاصل کرنے اور اس پر قائم ہوجانے کے نتیجہ میں جو اجر ملتا ہے وہ بھی سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں دے سکتا۔ حضور نے فرمایا اسلام محض چند قوانین کا نام نہیں ہے اسلام ان احکامات پر مشتمل ہے جو ہر زمانہ کے ہر انسان کی ساری زندگی پر حاوی ہے ان میں سے کسی ایک حکم کی بھی جانتے بوجھتے ہوئے خلاف ورزی کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہے۔ اسلام کی شریعتِ حقّہ کاملہ پر محض زبانی ایمان کا دعویٰ کافی نہیں اس کے لئے دعائیں کرتے ہوئے اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے ہر لحہ کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔ جن لوگوں کو حقیقی معنوں میں یہ نعمت حاصل ہو جاتی ہے ان کی رُوحوں کی کایا پلٹ جاتی ہے وہ غیر اللہ سے مستغنی ہو جاتے ہیں اور صفاتِ الٰہیہ کے مظہر بن جاتے ہیں۔ انہیں ایسا اطمینان اور سکینت حاصل ہو جاتی ہے اور خدا کے پیار کا ایسا جلوہ انہیں نصیب ہو جاتا ہے جس کے بعد دُنیا کا کوئی ابتلا کوئی آزمائش اور مصیبت ان کے سکون کو اور ان کے چہروں کی مسکراہٹوں کو چھین نہیں سکتی۔ یہی وہ اجرِ عظیم ہے جو خدا کے سوا اور کوئی نہیں دے سکتا۔

حضور نے فرمایا ہم میں سے ہر ایک کو یہ فکر کرنی چاہیئے کہ آیا اسلام کی (باقی صـ۶ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس کے اَخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اسکے ایمان کا خطرہ ہے

چاہیئے کہ انسان اپنے نفس کو فراموش کرکے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے

"صلاح تقویٰ، نیک بختی اور اخلاقی حالت کو درست کرنا چاہیئے مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک بعض لوگ آپس میں ذرا سی بات سے چڑ جاتے ہیں۔ عام مجلس میں کسی کو احمق کہہ دینا بھی بڑی غلطی ہے۔ اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اسے بچالے، یہ نہیں کہ منادی کرو۔ جب کسی کا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سرِ دست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے کہ یہ بُرا کام ہے اس سے باز آجا۔ پس جیسے رفق حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبّر کی ایک جڑ ہے۔ اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہوگیا۔ پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ

اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کرکے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہیئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے۔ چونکہ خود تو وہ پابند اِن امور کا نہیں ہوتا اس لئے آخرکار لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ کا مصداق ہو جاتا ہے۔

اخلاص اور محبّت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مُشکل ہے۔ بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بُغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے۔ اگر خالص محبّت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا تعالیٰ ان کو اِس آیت کے نیچے نہ لاتا۔ بڑا سعید وہ ہے جو اوّل اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔ یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہوسکتا جب تک خدا اسے پاک نہ کرے جب تک اتنی دُعا نہ کرے کہ مر جاوے تب تک سچا تقویٰ حاصل نہیں ہوتا۔ اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہیئے۔" (ملفوظات جلد ششم صـ۳۶۸، صـ۳۶۹)

پبلشر: مسعود احمد ÷ پرنٹر: سید عبدالحی ÷ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ÷ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ر نبوت ۱۳۵۴ ہش
۲۹ر نومبر ۱۹۷۵ء

علوم جدیدہ کی تحصیل کا صحیح طریق

مغرب نے مادی علوم میں غیر معمولی دسترس حاصل کر کے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں جو ترقی کی اور اپنے اس علمی تفوق کے بل پر دُنیا بھر میں انہیں جو سیاسی غلبہ حاصل ہؤا اُسکے مشرقی ممالک اور ان میں سے بالخصوص مسلمان ممالک میں دو قسم کے ردِّ عمل ظاہر ہوئے۔ چونکہ مغربی اقوام نے ان علوم کی بنیاد خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار اور مذہب کی نفی پر رکھی تھی اور ان میں مادہ پرستی اور اس کے نتیجہ میں بے راہ روی در آئی تھی اس لئے مسلمانوں نے بالعموم ان علوم کو سیکھنے اور ان میں دسترس حاصل کرنے کو کُفر کے مترادف سمجھا اور ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی جس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ وہ دیگر اقوام کے مقابلہ میں ترقی کی دَوڑ میں پیچھے رہ گئے۔ کچھ لوگوں پر جو مغرب کی مادی ترقی اور بالا دستی کو للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھتے تھے اس کا یہ اثر ہؤا کہ وہ بھی اس خیال کے مؤیّد بن گئے کہ جب تک ہم بھی مذہب سے جان نہیں چھڑائیں گے اور ان علوم میں انہیں خطوط پر دسترس حاصل نہیں کریں گے جن خطوط پر مغربی اقوام نے ان میں دسترس حاصل کی ہے ہم ترقی نہیں کر سکیں گے۔

ان دونوں طبقوں کے متضاد ردِّ عمل کا نتیجہ یہ ہؤا کہ جہاں پہلی قسم کے لوگ جدید علوم سے بے بہرہ رہنے کی وجہ سے قعرِ مذلّت میں گرتے چلے گئے وہاں دوسری قسم کے لوگ پڑھ لکھ تو گئے اور تعلیم یافتہ بھی شمار ہونے لگے اور کسی قدر فارغ البالی بھی انہیں نصیب ہوگئی لیکن اپنا دین ایمان گنوا بیٹھے اور پکّے دہریئے بن کر اپنے آپ کو "مہذب" سمجھنے اور نام نہاد مغربی تہذیب پر فخر کرنے لگے۔ یہ دونوں ردِّ عمل انتہائی غلط اندازِ فکر کا نتیجہ تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ جدید علوم حاصل کرنا قطعاً معیوب نہ تھا کیونکہ علم ہی تو اصل دولت ہے اور اسی لئے تو تحصیلِ علم کو از رُوئے اسلام ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کے فرائض میں شامل کیا گیا ہے۔ خرابی تو اُس نقطۂ نظر میں تھی جس کے تحت مغربی اقوام نے جدید علوم کی بنیاد ڈالی اور ان میں دسترس حاصل کی تھی اور جس کی وجہ سے وہ دہریت کی رَو میں بہہ کر مقصدِ حیات سے ہاتھ دھو بیٹھی تھیں۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ مسلمان جدید علوم حاصل کرتے اور بڑی جد وجہد سے حاصل کرتے لیکن اُس نقطۂ نظر سے کوئی سروکار نہ رکھتے جس کے تحت مغربی اقوام نے یہ علوم حاصل کئے تھے بلکہ ان کا نقطۂ نظر یہ ہوتا کہ ہم ان علوم کو دین کا خادم بنائیں گے۔ اگر اس غرض اور مقصد کے پیشِ نظر جدید علوم حاصل کئے جاتے تو ان کی تحصیل ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہوتی۔ کیونکہ ایک طرف مسلمان ترقی کی دَوڑ میں دُوسری اقوام سے پیچھے نہ رہتے اور دوسری طرف ان علوم سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھا کر دیگر ادیان پر اسلام کی فضیلت کو آشکار کرنے میں بھی انہیں نمایاں کامیابی نصیب ہوتی اور وہ عند اللہ و عند الناس سُرخرو قرار پاتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان اکثر و بیشتر ان علوم سے بے بہرہ رہے اور پسماندگی کا شکار ہو کر قعرِ مذلت میں گرتے چلے گئے۔ اور جو ان علوم کی تحصیل کی طرف متوجہ ہوئے وہ اسلام کو ہی ترک کر بیٹھے اور دہریئے بن کر مادی نظریہ ہائے حیات میں ہی نجات کا راستہ تلاش کرنے لگے۔ کوئی کیپٹل ازم کا پجاری بن بیٹھا اور کوئی کمیونزم اور سوشلزم کے اندھیروں میں بھٹکنے لگا۔ الغرض نہ دین کے رہے اور نہ دُنیا کے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی رہنمائی اور احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا مسلمانوں کو ان کی اس غلطی سے بھی آگاہ فرمایا اور جدید علوم کے بارہ میں صحیح نقطۂ نظر اپنا کر ان میں پوری پوری دسترس حاصل کرنے کی تلقین فرمائی۔ پہلے آپ نے ان لوگوں کی غلطی ان پر واضح کی جو علوم جدیدہ کی تحصیل کو ناجائز قرار دیتے تھے۔ چنانچہ آپ نے ۲۸ر دسمبر ۱۸۹۷ء کو تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"مَیں اُن مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے اور وہ یہ قرار دے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ ان کی رُوح فلسفہ سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل ص ۹۸)

اس کے بعد آپ نے اُن لوگوں کو بھی غلطی پر گردانا جو یکطرفہ طور پر علوم جدیدہ کی تحصیل کو ترقی کا زینہ سمجھتے تھے اور جوں جوں وہ ان علوم میں دسترس حاصل کرتے تھے اسلام سے بدظن ہو کر اسے خیر باد کہہ بیٹھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے ایسے لوگوں کی غلط روش اور اس کے انتہائی افسوسناک نتائج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"بطور انتباہ مَیں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہلِ دل اور اہلِ ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقع نہ ملا اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دُور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ اُن علوم کو اسلام کے تابع کرتے اُلٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سُود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفّل بن گئے۔ . . . . . .

بات یہ ہے کہ ان علوم کی تعلیمیں پادریت اور فلسفیت کے رنگ میں دی جاتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان تعلیمات کا دلدادہ چند روز تو حُسنِ ظن کی وجہ سے جو اس کو فطرتاً حاصل ہوتا ہے رسوم اسلام کا پابند رہتا ہے لیکن جوں جوں اُدھر قدم بڑھاتا جاتا ہے اسلام کو دُور چھوڑتا جاتا ہے اور آخر ان رسوم کی پابندی سے بالکل ہی رہ جاتا ہے اور حقیقت سے کچھ تعلق نہیں رہتا۔ یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور ہؤا ہے یکطرفہ علوم کی تحقیقات اور تعلیم میں منہمک ہونے کا۔" (ملفوظات جلد اوّل ص ۶۹)

علوم جدیدہ کی تحصیل کو سرے سے ناجائز قرار دینے والوں اور علوم جدیدہ کو ہی ترقی کا ذریعہ سمجھ کر ان میں یکطرفہ طور پر منہمک ہونے والوں ہر دو کو ان کے غلط اندازِ فکر اور غلط روش سے آگاہ کرنے اور اس کی مضرت پر روشنی ڈالنے کے بعد حضور علیہ السلام نے خدمتِ اسلام کی نیت سے علوم جدیدہ کو اسلام کے تابع کر کے اور انہیں بھی اسلام کا خادم بنا کر انہیں حاصل کرنے اور ان سے بھی خاطر خواہ فائدہ اُٹھانے کی پُر زور تلقین فرمائی۔ چنانچہ فرمایا:-

"آجکل (اسلام پر) اعتراضوں کی بنیاد طبعی اور طبابت اور ہیئت کے مسائل کی بناء پر ہے اس لئے لازم ہؤا کہ ان علوم کی ماہیت اور کیفیت سے ہم آگاہی حاصل کریں تاکہ جواب دینے سے پہلے اعتراض کی حقیقت تو ہم پر کھل جائے۔ . . . پس ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علومِ جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جد و جہد سے حاصل کرو۔ . . . بہت سے قومی لیڈر کہلا کر بھی اس رمز کو نہیں سمجھ سکے کہ علوم جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہو سکتی ہے جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو۔ اور کسی اہلِ دل، آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مردِ خدا کی صحبت سے فائدہ اُٹھایا جائے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۶۸ تا ۷۰)

الغرض اس زمانہ میں اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کا راز اس میں ہے کہ وہ اپنی جگہ دین میں پختہ ہو کر اور دین پر پورا عبور حاصل کر کے اور آسمانی رُوح اپنے اپنے اندر رکھنے والے مردِ خدا کی صحبت سے فیضیاب ہو کر خدمتِ اسلام کی نیت سے علوم جدیدہ حاصل کریں اور ان علوم کو اسلام کے تابع کر کے ان کی مدد سے اسلام کی صداقت کو دُنیا پر آشکار کریں تاکہ وہ قومیں جو ان علوم میں یکطرفہ پڑنے کی وجہ سے دہریت اور اباحت کی تاریکیوں میں بھٹک رہی ہیں اسلام کی عافیت بخش آغوش میں آ کر خدائے واحد کی پرستار بنیں اور خدا تعالیٰ اور اس کے محبوب ترین اور افضل ترین رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھ کر حقیقی اور دائمی خوشی و خوشحالی سے ہمکنار ہوں۔ یہ فریضہ بحمد اللہ تعالیٰ آج اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان مامور کی قائم کردہ جماعت یعنی جماعت احمدیہ اُسی کی دی ہوئی توفیق سے اُس کے وعدوں کے مطابق انجام دے رہی ہے اور یہ اُس کی جنابِ الٰہی میں مقبول کوششوں کا ہی نتیجہ ہے کہ مغرب میں بھی ایک انقلابِ عظیم رُونما ہو رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توکّل اور اس کی اہمیّت و برکات

سلطان احمد پیر کوٹی

(۳)

۵۔ توکّل مصائب و آلام کے زخموں کے لئے مرہم کا کام دیتا ہے وہ انسان کے ہموم و غموم کو دور کر دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے

وَكَمْ يَبْقَ الْهُمُومُ كَفَافًا
تَوَكَّلْنَا عَلَى رَبِّ الْعِبَادِ
(تذکرہ ۷۷۹)

یعنی ہم نے رب العباد پر توکّل کیا ہے اس لئے ہمارے ہم و غم باقی نہیں

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان قلب ابن ادم بکل واد شعبة فمن اتبع قلبه الشعب کلها لم یبال اللہ بای واد اھلکه ومن توکل علی اللہ کفاہ الشعب

(ابن ماجہ مسند احمد بن حنبل جلد)

قلب انسان کے لئے ہم و غم کی ہر وادی میں سے ایک حصہ ہے جس شخص کا دل ان تمام حصوں کی پیروی کرے اللہ تعالیٰ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے کس وادی میں ہلاک کیا ہے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکّل کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو تکالیف کی ہر شاخ سے بچا لیتا ہے اور اسے ان سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"انسان کو چاہیئے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھے تو پھر اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سکتی" (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۳)

نیز فرماتے ہیں :۔

"یاد رکھو مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم اور تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ پر بھروسہ کرنا۔ جو شخص اللہ پر بھروسہ کرتا ہے وہ سخت سے سخت مشکلات اور مصائب میں بھی اندرونی تسلی اور اطمینان پاتا ہے وہ اپنے قلب میں تلخی اور عذاب کو محسوس نہیں کرتا۔ نہایت کار اس مصیبت کا انجام یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تقدیر مبرم ہے تو موت آجاوے لیکن اس سے کیا ہوا۔ دنیا کوئی ایسی جگہ تو ہے ہی نہیں جہاں کوئی ہمیشہ رہ سکے۔ آخر ایک دن اور وقت سب پر آتا ہے کہ اس دنیا کو چھوڑنا پڑیگا۔ پھر اگر اسے موت آگئی تو حرج کیا ہوا؟ مومن کے لئے تو یہ موت اور بھی راحت رسان اور وصال یار کا ذریعہ ہو جاتی ہے اسلئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اس کی قدرتوں پر بھروسہ کرتا ہے اور جانتا ہے کہ اگلا جہان اس کے لئے ابدی راحت کا ہے پس نری مصیبت خواہ بیماری کا ہو یا کسی اور قسم کی تکلیف عذاب کا موجب ۔ ۔ ۔ ۔ نہیں ہو سکتی بلکہ وہ مصیبت دکھ دینے والا عذاب ٹھہرتی جس میں اللہ تعالیٰ پر ایمان اور بھروسہ نہ ہو"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ہشتم صفحہ ۲۵۸)

۶۔ توکّل کے نتیجہ میں انسان شیطان کے تسلط سے نجات پا لیتا ہے انسان کمزور ہے۔ شیطان اس کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتا ہے اور اسے خدا تعالیٰ سے دور لے جاتا ہے لیکن توکّل شیطان کے مقابلہ میں ایک ڈھال کا کام دیتا ہے متوکّل علی اللہ انسان پر اس کا کوئی وار کارگر نہیں ہوتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔
اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ۔

(نحل ۱۰۰ و ۱۰۱)

سچی بات یقیناً یہی ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں ان پر شیطان کا کوئی تسلط نہیں ہے۔ اس کا تسلط صرف ان لوگوں پر ہوتا ہے جو اس سے دوستی رکھتے ہیں اور جو اس کی وجہ سے شرک کرتے ہیں پس توکّل کا ایک بڑا فائدہ اور برکت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ انسان شیطان کے حملوں سے محفوظ و مصئون رہتا ہے۔

۷۔ توکّل کرنے والے پر رزق کے دروازے کھل جاتے ہیں اسے تنگیٔ رزق کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

لو انکم توکلتم علی اللہ حق توکله لرزقکم کما یرزق الطیر۔ تغدو خماصا وتروح بطانا۔

(ابن ماجہ۔ مسند جلد ۱)

اگر تم اللہ پر کما حقہ توکّل کرو تو وہ تمہیں اس طرح رزق دیگا جس طرح وہ پرندوں کو رزق دیتا ہے اور تم دیکھتے ہو کہ پرندے کس طرح صبح خالی پیٹ گھونسلوں سے باہر نکلتے ہیں لیکن جب شام کو واپس آتے ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوئے ہوتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"اصل رازق خدا تعالیٰ ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکّل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکّل کرے میں اس کے لئے آسمان سے برساتا اور قدموں سے نکالتا ہوں پس چاہیئے کہ ہر شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد نہم صفحہ ۳۶۱)

۸۔ توکّل بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونے کا موقع مہیا کرتا ہے یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتا ہے اس کے لئے یہ امکان موجود ہے کہ وہ جنت میں بغیر کسی حساب کے داخل کر لیا جاوے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :۔

یدخل الجنة من امتی سبعون الفا بغیر حساب الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربهم یتوکلون۔

(متفق علیہ)

میری امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر کسی حساب کے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو تعویذ گنڈے نہیں کرتے۔ بد فال نہیں لیتے اور وہ اپنے رب پر توکّل رکھتے ہیں۔

پس توکّل ایک ایسا عمل ہے کہ اسے اختیار کر لینے سے انسان جنت کا مستحق ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اسے نصیب ہوتی ہے

۹۔ توکّل کے نتیجہ میں انسان کو دنیا میں بلند مقام حاصل ہوتا ہے دنیا میں ترقیات نصیب ہوتی ہیں درجات بلند ہوتے ہیں۔ علوِ مرتبت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔ اَلَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔

(نحل آیات ۴۲ و ۴۳)

جن لوگوں نے اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے ہجرت اختیار کی (انہیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ) ہم انہیں ضرور دنیا میں اچھی جگہ دیں گے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخرت کا اجر تو اور بھی بڑا ہوگا۔ کاش یہ منکر اس حقیقت کو جانتے جو ظلموں کا نشانہ بن کر بھی ثابت قدم رہے اور جو ہمیشہ ہی اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۱۰۔ ایک مومن انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے نیک انجام کے لئے دعا کرتا رہے تا اسے ویسے نیک انجام نصیب ہو جائے اس سے زیادہ خوش قسمت اور کون ہو سکتا ہے اور نیک انجام کا بہترین وسیلہ اور ذریعہ توکل ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اس کا سہارا پکڑتا ہے اور اللہ کی مدد و نصرت اس کے شامل حال ہوتی ہے وہ اسے ہر قسم کے مصائب تکالیف اور ابتلاؤں سے صحیح سلامت نکال کر لے جاتا ہے اور اس کا انجام بخیر ہوتا ہے ارشاد خداوندی ہے

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔

(نحل آیات ۵۹، ۶۰)

ایسے لوگ جو ایمان لائیں اور نیک اعمال بجا لائیں یعنی انہیں خدا کے لئے وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیں اور اگر جان کی قربانی کرنی پڑے تو جان قربان کر دیں ہم اپنی ذات کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ جس طرح دنیا میں انہوں نے اسلام اور قرآن کو اونچا کرنے کی کوشش کی اسی طرح ہم بھی انہیں آخرت میں بلند درجات عطا کریں گے اور بہتر سے بہتر مقامات ان کی رہائش کے لئے عطا کریں گے اور یہ عزت عارضی اور فانی نہیں ہوگی خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ایک غیر معلوم عرصہ تک جاری رہنے والی عزت ہوگی اور اچھے عمل کرنے والوں کا اجر بہت اچھا ہوتا ہے اُن مومنوں کا جو اپنے عقیدہ اور عمل پر جمے رہتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

ایک اور جگہ فرمایا

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

(الشوریٰ، ۳۷)

جو اللہ کے پاس ہے وہ مومنوں اور اپنے رب پر توکل کرنے والوں کے لئے زیادہ اچھا اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔

۱۱۔ توکل علی اللہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ

(آل عمران ۱۶۰)

اللہ تعالیٰ یقیناً توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اور جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرے اسے کسی کا کیا ڈر۔ اسے کسی چیز کی احتیاج کیوں۔ خدا تعالیٰ خود اس کی حفاظت کرے گا مدد و نصرت سے نوازے گا۔ اس کی ضروریات پوری کرے گا پس اگر کوئی اللہ تعالیٰ کا محبوب بننا چاہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرے۔ اسکو سہارا پکڑے۔ اسی پر بھروسہ کرے۔

۱۲۔ جو شخص متوکل علی اللہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا حاجت روا بن جاتا ہے۔ اس کی ہر ضرورت چاہے وہ جسمانی ہو یا روحانی وہ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے ہر دنیوی اور اخروی امر میں وہ اس کا کارساز بن جاتا ہے اور جس شخص کو یہ پوزیشن حاصل ہو جائے وہ تو لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون کا مصداق بن جاتا ہے ارشاد خداوندی قرآن کریم میں یوں درج ہے کہ

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔

(الطلاق ۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"توکل ہی ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کو کامیاب و بامراد بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔

جو اللہ پر توکل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہو جاتا ہے بشرطیکہ سچے دل سے توکل کے اصل مفہوم کو سمجھ کر صدق دل سے قدم رکھنے والا ہو اور صبر کرنے والا اور مستقل مزاج ہو۔ مشکلات سے ڈر کر پیچھے نہ ہٹ جاوے دنیا گذشتنی اور گذاشتنی ہے اور اسکے کام بھی ایسے ہی ہیں۔ پس انسان کو لازم ہے کہ اس کا غم نہ کرے اور آخرت کا فکر زیادہ رکھے۔ اگر دین کے غم انسان پر غالب آ جاویں تو دنیا کے کاروبار کا خود خدا متکفل ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد دہم صفحہ ۲۵۲)

۱۳۔ توکل انسان کے اندر بہادری ۔ ۔ ۔ ۔ کی قابل قدر صفت پیدا کرتا ہے ایک انسان جب یہ سمجھتا ہے کہ میں نے خدا کو اپنا سہارا بنا لیا ہے تو وہ محسوس کرتا ہے کہ اب مجھے دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی کوئی ما سوی اللہ ہستی مجھے شکست سے ہمکنار نہیں کر سکتی اس لئے وہ ہر کام دلیرانہ طور پر سرانجام دیتا ہے چنانچہ علماء سلف میں سے بعض کا قول ہے

من سرہ ان یکون اقوی الناس فلیتوکل علی اللہ فالقوۃ مضمونۃ للمتوکل والکفایۃ والحسب والدفع عنہ وانما ینقص علیہ من ذالک بقدر ما نقص من التقوی والتوکل والا مع تحققہ بھما لا بد ان یجعل اللہ لہ مخرجا من کل ما ضاق علی الناس ویکون اللہ حسبہ وکافیہ

(زاد المعاد)

جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ مضبوط اور طاقتور بن جائے وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرے کہ طاقت۔ کفایت۔ دوسرے کی مدد سے بے نیاز ہو جانا اور کامل مدافعت کی متوکل علی اللہ کو ضمانت دی گئی ہے یہ طاقت و قوت بقدر کمی تقویٰ اور توکل کم ہو سکتی ہے لیکن اگر یہ دونوں چیزیں (تقویٰ اور توکل) پوری طرح متحقق ہوں تو یہ امر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ و ہر ایسے امر سے نکلنے کا ذریعہ نکال دیتا ہے جس سے نکلنا دوسرے لوگوں کے لئے مشکل امر ہوتا ہے اور اللہ اس کے لئے کافی ہو جاتا اور اسے دوسرے کی مدد سے بے نیاز کر دیتا ہے۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

"متوکل کے یہ معنے ہیں کہ وہ خدا پر بھروسہ رکھتا اور دنیا کی کسی چیز کو حقیقی قرار نہیں دیتا اور بزدل کے معنے یہ ہیں کہ وہ کسی چیز کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں پس توکل اور بہادری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قریباً مترادف الفاظ ہیں ۔ ۔ ۔ بزدل متوکل نہیں ہو سکتا۔ کوئی شخص جتنا جتنا زیادہ توکل میں کمال حاصل کرتا چلا جائے اتنا ہی زیادہ بہادر ہوتا جائے گا"

(الفضل ۲، مئی ۳۶ء صک)

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر قسم کے خوف و حزن سے محفوظ رکھتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (سورہ بقرہ رکوع ۳۸)

ترجمہ :۔ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجا لائے اور (انہوں نے) نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ ادا کی۔ ان کے لئے ان کے رب کے پاس (عظیم) اجر ہے اور نہ ان پر خوف (وارد) ہوگا نہ حزن۔

جو اعمال خوف اور حزن کے خلاف تعویذ کا کام دیتے ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے نماز کے بعد زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے۔ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو ان اعمال صالحہ پر عمل پیرا ہونے کی کما حقہ توفیق مرحمت فرمادے آمین مسائل زکوٰۃ سے مکمل واقفیت کے لئے رسالہ زکوٰۃ مفت طلب فرمادیں۔ (ناظر بیت المال دفتر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۱۲)

مسل نمبر ۲۲۳۱۷

میں راشدہ غنی بنت عبدالمجید صاحب نیاز قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ گھڑی ایک عدد مالیتی ۱۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ راشدہ غنی بنت عبدالمجید صاحب نیاز دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ نسیم سیفی دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد۔ محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۱۸

میں غلام فاطمہ بیوہ چوہدری محمد حسین صاحب قوم جٹ کاہلوں۔ پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال۔ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن کوٹلی چک چھور ۱۱-۱/R.B ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ۵۰۰/-

۲۔ زرعی زمین ۱۰۸ کنال ۳ مرلہ موضع چک چھور کوٹلی ۱۱-۱ قیمت اندازاً ۶۰،۰۰۰/- روپے۔

۳۔ نقد مبلغ ۱۰۰۰/- روپے۔

۴۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ غلام فاطمہ بیوہ چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم چھور کوٹلی چک ۱۱-۱/R-B ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد ولد چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم چھور کوٹلی چک ۱۱-۱/R.B ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ محمد ابراہیم شاد۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد چھور چک ۱۱-۱/R.B ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۱۹

میں غلام حسین ولد راجہ محمد خان صاحب۔ قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۳ سال بیعت نومبر ۱۹۴۹ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکان ایک رہائشی دارالصدر شرقی ربوہ اندازاً خرچ ۱۵۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ راجہ غلام حسین ۱۷/۲ دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ غلام محمد ولد محمد الدین صاحب موصی ۲۹۱۳ ناظر بیت المال خرچ ربوہ۔

گواہ شد۔ برکت اللہ ولد حافظ عنایت اللہ صاحب وصیت ۱۱۶۲۵ کارکن دفتر بیت المال خرچ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۲۰

میں ارشاد فاطمہ بنت ملک نادر محمد صاحب قوم مجوکہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک عدد طلائی انگوٹھی وزنی ۳ ماشہ قیمت ۱۵۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ ارشاد فاطمہ بنت ملک نادر محمد صاحب مکان ۲۳/۵ دارالعلوم غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد الطاف خان سیکرٹری مال دارالعلوم غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ نادر محمد ولد اللہ داد صاحب (والد موصیہ) دارالعلوم غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۲۱

میں شکیل احمد منیر ولد حکیم خلیل احمد صاحب مرحوم پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن واری نائیجیریا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۱۰.۰۰ نائرا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ شکیل احمد منیر واری۔ نائیجیریا۔

(WARRI- NIGERIA.)

گواہ شد۔ ایس۔ ڈی۔ اے۔ احمد پوسٹ بکس ۲۵۸ مشنری اباداں۔

گواہ شد۔ ایم۔ او۔ ٹولہ۔ کریم پوسٹ بکس ۱۲۰۶ اباداں۔

مسل نمبر ۲۲۳۲۲

میں نعیمہ شکیل منیر زوجہ شکیل احمد منیر صاحب پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن واری۔ نائیجیریا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۵ تولہ مالیتی اندازاً ۱۵۰۰/- روپے

۲۔ حق مہر ۵۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۳۰.۰۰ نائرا ماہوار آمد بصورت ملازمت (ٹیچر) ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نعیمہ شکیل منیر، واری نائیجیریا۔ گواہ شد۔ ایس۔ ڈی۔ اے۔ احمد پوسٹ بکس ۲۵۸ مشنری اباداں۔ گواہ شد۔ ایم۔ او۔ ٹولہ کریم۔ پوسٹ بکس ۱۲۰۶ اباداں۔

مسل نمبر ۲۲۳۲۳

میں محمود احمد خالد ولد میاں خورشید احمد صاحب قوم سہیل پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ غازیخان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۱۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمود احمد خالد بلاک ۸ مکان ۸۷/۸۸ ڈیرہ غازیخان۔

گواہ شد۔ غلام رسول اعوان سیکرٹری وصایا ڈیرہ غازیخان۔

گواہ شد۔ محمد سلیمان احمد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈیرہ غازیخان۔

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۰/۱۱/۷۵ کو خاکسار کے بہنوئی میاں نذیر حسین صاحب ملکوں آف چنیوٹ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ ربوہ نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم انکے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور انکے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (شیخ محمد یوسف سیکرٹری ضیافت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعتِ اسلام کیلئے مالی قربانیوں کی مخلصانہ پیشکش

(۶)

(۱)	مکرم ڈاکٹر منظور احمد صاحب بازید خیل ضلع پشاور	۱۲۲۵ ــــ ۰۰
(۲)	" چوہدری رحمت علی صاحب راولپنڈی	۱۳۰۰ ــــ ۰۰
(۳)	" فضل کریم صاحب صدیقی "	۱۱۰۰ ــــ ۰۰
(۴)	" ملک اعجاز احمد خان صاحب "	۱۱۰۰ ــــ ۰۰
(۵)	" شیخ مظفر علی صاحب "	۱۰۰۹ ــــ ۰۰
(۶)	" چوہدری بشیر الدین احمد صاحب "	۱۳۰۰ ــــ ۰۰
(۷)	" شیخ عبد الوحید صاحب "	۴۰۰ ــــ ۰۰
(۸)	" چوہدری اعجاز نصر اللہ خان اسلام آباد	۱۱۰۱ ــــ ۰۰
(۹)	" محمد سلیم احمد صاحب "	۶۵۰ ــــ ۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

سٹوڈنٹس یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی افتتاحی تقریب

گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی سٹوڈنٹس یونین کی افتتاحی تقریب مورخہ ۱۱/۶ بروز جمعرات بوقت ۱۰ بجے صبح کالج ہال میں پُر وقار طریقے سے منعقد ہوئی۔

جناب ملک غلام محمد صاحب ڈائریکٹر آف ایجوکیشن سرگودھا ڈویژن مہمانِ خصوصی تھے۔ معزز مہمان کا پرنسپل صاحب، اساتذہ کرام اور سٹوڈنٹس یونین کے عہدیداران نے استقبال کیا۔ جب مہمانِ خصوصی ایک جلوس کی شکل میں کالج ہال میں داخل ہوئے تو تمام حاضرین احتراماً کھڑے ہو گئے۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد پروفیسر انچارج سٹوڈنٹس یونین ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب نے مختصراً کالج کی روایتی کارکردگی پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ خدا کے فضل سے ہمارا کالج ملک بھر کے کالجوں میں ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پنجاب بھر میں جن دو کالجوں میں سمسٹر سسٹم کا اجراء کیا گیا ہے ہمارا کالج بھی اُن میں سے ایک ہے۔ اس کے بعد صدر یونین کا تعارف کروایا اور انہیں اپنی نشست سنبھالنے کی دعوت دی۔ مہمان خصوصی نے صدر یونین کو اُن کا امتیازی سرخ رنگ کا گاؤن پہنایا اور ہال بارک اللہ لکم کی آواز سے گونج اٹھا۔

پھر صدر یونین بشارت اللہ مہر نے سیکرٹری یونین ملک ظہیر الدین اعوان کا تعارف کروایا اور مہمان خصوصی نے انہیں زرد رنگ کا امتیازی گاؤن پہنایا اور وہ اپنی مخصوص نشست پر بیٹھ گئے۔

بعدہٗ صدر یونین نے جوائنٹ سیکرٹری اقتدار احمد آسد، اسسٹنٹ سیکرٹری عمران طاہر، کیبنٹ ممبران اور چیف سٹیورڈ کا تعارف کرایا۔

اس کے بعد معزز مہمان خصوصی نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں کالج کی ممتاز اور مثالی روایات کی تعریف کی اور اس بات پر زور دیا کہ تمام تعلیمی اداروں کو بھی ایسے ہی ماحول کی ضرورت ہے۔ آپ نے کالج کی پُر امن فضا پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔ آخر میں آپ نے محنتی اساتذہ کی بھی تعریف کی جو اس دور میں بھی طلباء کی صحیح راہنمائی کر رہے ہیں۔

اس تقریب میں معززین شہر کے علاوہ جناب اسسٹنٹ کمشنر صاحب چنیوٹ، ڈی۔ ایس۔ پی صاحب چنیوٹ، ریذیڈنٹ مجسٹریٹ صاحب ربوہ اور ریذیڈنٹ مجسٹریٹ صاحب چنیوٹ نے بھی شرکت فرمائی۔

آخر میں صدر یونین نے مہمانِ خصوصی اور حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تقریب کے اختتام کا اعلان کیا۔ (نامہ نگار)

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

حقیقی متاع ہمیں حاصل ہے اور ہم اس پر مضبوطی سے قائم ہیں اور دنیا کو بھی اس کی طرف مائل کرنے کے لئے حقیقی معنوں میں جدوجہد کر رہے ہیں؟ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہماری زندگیاں اسلام کا نمونہ ہوں، ہم صفات الٰہیہ کے مظہر ہوں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر گامزن ہوں اور ہر وقت دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے وارث بننے کے لئے کوشاں رہیں۔

عید الاضحی اور قربانی کی کھالوں کے متعلق ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عید الاضحی کے مبارک ایام قریب آرہے ہیں۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور قربانی کی توفیق پاتے ہیں۔ اس موقعہ پر عید فنڈ کی وصولی کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہوگی۔ یہ فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے قائم ہے۔ اُس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں اسلئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں۔ بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسبِ استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔ درحقیقت اس فنڈ کی غرض یہ ہے کہ عید کی خوشی کے موقعہ پر دینِ اسلام کی ضرورتیں بھی نظر انداز نہ ہوں۔

قواعد کی رُو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ جملہ وصول شدہ رقوم افسر صاحب خزانہ کے نام بمد عید فنڈ مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ البتہ جو آمد قربانی کی کھالوں سے ہو وہ مقامی فنڈ میں محسوب ہوگی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

۲۵؍ اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نے عزیزہ صبیحہ سلطانہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب آف نیروبی (مشرقی افریقہ) حال بلنگھم (انگلستان) کا نکاح عزیز منور احمد صاحب شیخ ابن مکرم عبد الرحمٰن صاحب شیخ ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ کمرشل آفیسر ریلوے بورڈ کے ہمراہ ایک ہزار پاؤنڈ حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ صبیحہ خانم مکرم عبد الکریم صاحب بٹ لندن کی نواسی ہیں اور عزیزم منور احمد شیخ صاحب مکرم جناب محمد صدیق صاحب مرحوم آف وائسریگل لاج نئی دہلی کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور اسے مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

اللہ تعالیٰ آپکو ہر بیماری سے شفا دے

دعا کیساتھ دواخانہ خدمتِ خلق کی ادویات بھی

استعمال کریں

طارق ٹریول سروس

(اہلِ ربوہ کی سہولت کے لئے)

دنیا میں کسی بھی جگہ کسی بھی وقت اور کسی بھی ائیر لائنز سے جانا چاہیں ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے نیز انٹرنیشنل بکنگ، فضائی معلومات اور مشرقِ وسطیٰ جانے والے خواہشمند حضرات بھی رابطہ قائم کریں۔

طارق ٹریول سروس

ٹرانسپورٹ ہاؤس لاہور

برانچ۔ مکان ۱۹/۱ خادم منزل دار الرحمت وسطی ربوہ

قابلِ اعتماد — خوش ذائقہ

تریاقِ سلیمانی

بدہضمی۔ تبخیر معدہ۔ پیٹ درد۔ ہیضہ۔ متلی۔ قے۔ اسہال۔ نفخ اور بھوک کی بندش میں مفید ہے۔

۲/۔ روپے۔ پانچ روپے۔ چھ روپے۔ بارہ روپے

المنار دواخانہ۔ ربوہ

• شہزیب

• شہزیب

• شہزیب

مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دواء

حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴

(نوٹ) اب ہر قسم کی خط و کتابت کے لئے یہی پتہ استعمال کیا جائے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴